یکم ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:91)

نزع میں آسانی کا وَظیفہ

- قناعت کسے کہتے ہیں؟ 02
- نکاح مہنگا ہونے کی وُجوہات 04
- پُرانی قبر صاف کر کے اس میں کسی اور کو دفن کرنا کیسا؟ 08
- بچوں کی انگوٹھا چوسنے کی عادت کیسے نکالی جائے؟ 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَزْع میں آسانی کا وَظیفہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص بروزِ جمعہ مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھے جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے یعنی سب کو کافی ہو جائے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نَزْع میں آسانی کا وَظیفہ

سُوال: نَزْع میں آسانی کا وَظیفہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: نَزْع میں سختی نہ ہو اِس کے لیے عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی جماعت نے بیان کیا ہے کہ مسواک کا اِستعمال نَزْع میں آسانی پیدا کرتا ہے[3] اور اس پر انہوں نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی اِس حدیث کو دَلیل بنایا ہے کہ سرکارِ نامدار، رَسولوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتِ وِصال مسواک اِستعمال فرمائی تھی۔[4]

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱ ربیعُ الآخر ۱۴۴۱ھ بمطابق 28 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... حلیۃ الاولیاء، ابراهیم بن ادهم، ۴۸/۸، حدیث: ۱۱۳۴۱۔ 3 ...... حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی سنن الوضوء، ص ۶۹۔

4 ...... بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی و وفاته، ۱۵۴/۳، حدیث: ۴۴۳۸۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسواک کے ستّر فائدے ہیں: جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے مَرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے، یہ "پائیریا" سے محفوظ رکھتی ہے، گندہ ذہنی دور کرتی ہے، دانتوں و معدے کو قوی کرتی ہے، آنکھوں میں روشنی دیتی ہے۔ اور اَفیون میں ستّر برائیاں ہیں: جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے خرابیٔ خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۷۵)

قناعت کسے کہتے ہیں؟

سُوال: ”قناعت“ کسے کہتے ہیں؟ نیز ہم اپنے بال بچوں کے اَخراجات پورے کرتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی ہماری ضَروریات ہیں جن پر ہمارا مال خرچ ہوتا ہے لہٰذا اِن تمام اَخراجات کے باوجود قناعت کس طرح کی جائے؟

جواب: اللہ پاک نے جتنا دیا ہے بندہ اُس پر راضی رہے اسے ”قناعت“ کہتے ہیں۔[1] بعض لوگ گلے شِکوے کرتے رہتے ہیں کہ فلاں کو بڑا مال مل گیا ہے جبکہ میں اتنی محنت کرتا ہوں اور نہ میں نے آج تک کسی کا بُرا چاہا ہے اور نہ ہی کسی کا دِل دُکھایا ہے اِس کے باوجود آج کل میں بڑی آزمائش میں ہوں، تنگدستی ہے، میرا خرچہ پورا نہیں ہوتا اور میرے مال میں بَرَکت نہیں ہے وغیرہ۔ یاد رکھیے! اگر آپ اِس طرح گلے شِکوے کریں گے یا غربت کے رونے روئیں گے تو کوئی آپ کو اپنا مال نہیں دے گا، لوگ آپ سے کترائیں گے اور دِل ہی دِل میں بولیں گے کہ یہ ابھی ہم سے سُوال کرے گا۔ بلکہ گلے شِکوے کرنے والا ایک طرح سے سُوال ہی کر رہا ہوتا ہے لہٰذا جتنا اللہ پاک نے دیا ہے بندہ اُس پر راضی رہے اور جو دوسروں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جائے۔ کسی کے پاس مال دیکھ کر اپنا یہ ذہن بنانا کہ میں اس سے لے لوں گا اور وہ مجھے منع نہیں کرے گا تو شاید وہ منع بھی کر دے اس لیے آپ اللہ پاک سے مانگیں وہ منع نہیں کرے گا بلکہ عطا کرے گا۔ بہرحال بال بچوں کی پَروَرِش، ماں باپ کی خِدمت اور راہِ خُدا میں مال خرچ کرنا قناعت سے ہٹ کر نہیں ہے۔ قناعت یہی ہے کہ جتنا اللہ پاک نے دیا ہے بندہ اُس پر راضی رہے اور گلہ نہ کرے اور نہ ہی دوسروں کے مال پر نظر رکھے کہ وہ مجھے دے دے گا یا میں اس سے مانگ لوں گا تو وہ مجھے منع نہیں کرے گا۔ نبیِّ محترم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کفایت رِزق دیا گیا اور اللہ پاک نے اسے دیئے ہوئے رِزق پر قناعت دی۔[2]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جسے اِیمان اور تقویٰ بقدرِ ضَرورت مال اور تھوڑے مال پر صبر یہ چار نعمتیں مل گئیں اس پر اللہ پاک کا بڑا ہی کَرَم اور فضل ہو گیا، وہ کامیاب

---

1. ... التعریفات للجرجانی، باب القاف، ص ۱۲۶۔
2. ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶۔

رہا، وہ دُنیا سے کامیاب گیا۔[1]

اگر تم قناعت کرتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا (حکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو وائل شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے ایک دوست کے ساتھ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زیارت کے لیے گیا تو انہوں نے جَو کی روٹی اور پِسے ہوئے نمک سے ہماری میزبانی کی۔ ”آجکل اگر مہمان آجائے تو لوگ مختلف ڈشیں پیش کرتے ہیں کہ مہمان آیا ہے اسے یہ بھی کھلاؤ اور وہ بھی کھلاؤ، اگرچہ مہمان کو کھلانا بھی چاہیے لیکن صحابیِ رَسُول کی شان دیکھیے کہ انہوں نے جَو کی روٹی اور نمک مہمانوں کے سامنے رکھا۔“ حضرتِ سَیِّدُنا ابو وائل شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دوست نے کہا: اگر جَو کی روٹی اور نمک کے ساتھ پودینہ بھی ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لے گئے اور اپنا لوٹا گروی رکھ کر پودینہ لے آئے۔ یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس جو لوٹا تھا وہ پودینے والے کے پاس رکھوا دیا کہ جب میں پودینے کی رقم ادا کر دوں گا تو اپنا لوٹا واپس لے لوں گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو وائل شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ہم پودینہ، جَو کی روٹی اور نمک کھا چکے تو میرے دوست نے کہا: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے ہمیں عطا کردہ رِزق پر قناعت کی توفیق دی۔“ اِس پر حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر تم موجود رِزق پر قناعت کرتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا۔[2] یعنی تم نے پودینہ مانگ کر اپنی قناعت ختم کر دی تھی۔ اَلْغَرَض قناعت یہی ہے کہ جو اپنے پاس ہے بندہ اُس پر راضی رہے، صبر کرے، ”ہَلْ مِنْ مَّزِیْد یعنی اور ملے“ کا نعرہ نہ لگائے اور نہ ہی دوسروں کے مال پر نظر رکھے صرف اللہ پاک کی رضا پر راضی رہے۔ اللہ پاک ہمیں قناعت کرنے والا اور قناعت پسند بندہ بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آجکل باتیں تو سب بڑی بڑی کرتے ہیں کہ ہمارا اللہ ہی اللہ ہے لیکن غور کیا جائے تو حریص اور مالدار لوگ ایسا کہہ رہے ہوتے ہیں۔ میں نے جب پنجاب کے دورے کیے تو وہاں مجھے ایسے لوگ بھی ملے جنہوں نے کہا: ہمارا کچھ نہیں،

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۷/۵۔

2 ..... مستدرک، کتاب الاطعمۃ، کرامۃ الخبز ان لا ینتظر بہ، ۵/۱۲۹، حدیث: ۷۲۲۸۔

بس ہم اللہ، اللہ کرتے اور راہِ خُدا میں اپنا مال لُٹاتے ہیں جبکہ بعد میں پتا چلا کہ ان کی دکانیں اور عالیشان مکانات ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زندگی دَرویشانہ تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے وِصالِ باکمال کے وقت صِرف ایک لوٹا اور دو چار چیزیں تھیں اور اس پر بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رو رہے تھے کہ میں نے دُنیا میں بہت زیادہ مال جمع کر لیا ہے آخرت میں میرا کیا بنے گا؟[1] جبکہ ہمارے پاس کروڑوں کا مال جمع ہوتا ہے۔ پہلے لکھ پتی کا ایک نام ہوا کرتا تھا اور لوگ مالدار کو لکھ پتی بولتے تھے لیکن اب عام آدمی جو ٹھیلے لگاتے ہیں وہ بھی لکھ پتی ہوتے ہیں بلکہ بھیک مانگنے والے اور گھروں میں کام کرنے والیاں جو پُرانے کپڑے پہن کر کام کرنے آتی ہیں وہ بھی لکھ پتی ہوتی ہیں۔ اگرچہ سب کام کرنے والیاں لکھ پتی نہیں ہوتیں مگر دُنیا دیکھی بھالی ہے۔

حَسَد کا علاج

سُوال: اگر کسی کے پاس مال دیکھ کر خود بخود حَسَد ہو جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟

جواب: دِل میں حَسَد کی کیفیت پیدا ہو تو بندہ اس کو ٹالے۔ یہ ذہن بنا لینا کہ فلاں کی نعمت چلی جائے حَسَد ہے[2] اور اگر یہ ذہن بنتا ہے کہ اللہ پاک نے فلاں کو کیسا نوازا ہے کاش میں بھی ایسا ہو جاؤں تو یہ رَشک ہے[3] جسے عربی میں غِبطہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے۔[4]

نکاح مہنگا ہونے کی وُجوہات

سُوال: آج کل نکاح مہنگے سے مہنگا ہوتا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں نِت نئے غیر شرعی طریقے آتے جا رہے ہیں لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اِس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: نکاح بالکل مُفت تھا مگر اب مہنگا ہو گیا ہے۔ یاد رکھیے! نکاح میں ایک پیسا بھی واجب نہیں ہے کہ پیسا نہیں ہو گا

---

1 ...... حلیۃ الاولیا، ذکر الصحابۃ من المھاجرین، سلمان الفارسی، ۱/۲۵۳، رقم: ۶۱۵-۶۱۶ ملتقطاً۔ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۱/ ۳۶۴-۳۶۵۔

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب و الحقد و الحسد، بیان القول فی ذم الحسد وفی حقیقتہ...الخ، ۳/ ۲۳۴۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۵۷۹۔

3 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب و الحقد و الحسد، بیان القول فی ذم الحسد وفی حقیقتہ...الخ، ۳/ ۲۳۴۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۵۷۹۔

4 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب و الحقد و الحسد، بیان حقیقۃ الحسد...الخ، ۳/ ۲۳۴-۲۳۵ ملتقطاً۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۵۷۹-۵۸۳ ملتقطاً۔

تو نکاح نہیں ہو گا۔ البتہ مہر واجب ہوتا ہے[1] اور اس کی کم اَز کم مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ہے[2] جس کی رقم پاکستانی کرنسی کے حساب سے (28 نومبر 2019) تقریباً تین ہزار (3000) بنتی ہے تو یوں نکاح کرنا گویا مُفت ہی ہے۔ شادی کی پہلی رات گزار کر وَلیمہ کرنا سنّت ہے[3] لیکن اس کے لیے شادی ہال بُک کروانا ضروری نہیں ہے۔ اِسی طرح نکاح کے لیے بھی شادی ہال بُک کروانا ضروری نہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت کا نکاح اور وَلیمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا نکاح (میمن) مسجد (بولٹن مارکیٹ) میں ہوا تھا اور میری دَرخواست پر مُفتیِ اعظم پاکستان مفتی وقار الدین صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نکاح پڑھانے تشریف لائے تھے۔ ہم بلڈنگ کی دوسری منزل پر رہتے تھے جبکہ نیچے رہنے والے ہمارے پڑوسی کا گھر بڑا تھا تو اس میں میرا ولیمہ ہوا تھا۔ میں نے شادی کے موقع پر اپنے گھر کو دُلہن کی طرح سجایا بھی نہیں تھا البتہ شاید دو چار ٹیوب لائٹیں لگائی تھیں اور ٹیپ ریکارڈر پر نعت شریف چلائی تھی۔ اللہ پاک کی رَحمت اور کَرم سے ہمارے یہاں شروع سے ہی گانے باجے کا تصور نہیں ہے۔ یاد رہے! شادی پر لینا دینا اور سونا کپڑے وغیرہ جو معمولات ہوتے ہیں یہ میری شادی پر بھی ہوئے تھے اور یہ جائز بھی ہے۔ اِسی طرح مہر کی کم اَز کم مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے لہٰذا کوئی کتنا ہی مہر رکھے جائز ہے لیکن مہر دَرمیانے دَرجے کا ہو تاکہ بوجھ نہ پڑے۔

بوڑھے باپ کی پنکھے سے لٹکی ہوئی لاش (عبرتناک واقعہ)

آج کل لوگ شادیوں میں مکان وغیرہ کی ڈیمانڈ کر کے ایک دوسرے کو پریشان کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات مُعاملہ خودکشی تک جا پہنچتا ہے چنانچہ میں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ دیکھی جس میں ایک بوڑھے آدمی کی لاش پنکھے سے لٹکی ہوئی تھی اور ساتھ میں کچھ اِس طرح تحریر تھا: یہ بوڑھا آدمی اپنی بیٹی کی شادی کر رہا تھا، دولہے والے رُخصتی سے پہلے طرح طرح کی ڈیمانڈیں کر رہے تھے کہ یہ چیز لے کر دو اور وہ چیز لے کر دو جبکہ یہ قرضے لے لے کر ان

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب النکاح، باب المہر، ۲۱۹/۴۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۶۴/۲، حصہ: ۷۔ 3 .... بہارِ شریعت، ۳۹۱/۳، حصہ: ۱۶۔

کی ڈیمانڈیں پوری کر رہا تھا۔ رُخصتی سے دو دِن پہلے دولہا نے یہ مُطالبہ کیا کہ اگر مجھے فُلاں کار دِلاؤ گے تو میں بارات لے کر آؤں گا ورنہ نہیں آؤں گا۔ اب اس بے چارے بوڑھے باپ نے بیٹی کے سُسرال سے کہا: آپ لوگوں کی ڈیمانڈیں پوری کرتے کرتے پہلے ہی مجھ پر بہت سارا قرضہ چڑھ چکا ہے لٰہذا اب ایسا کر کے مجھے مزید آزمائش میں مَت ڈالو، مگر دولھے میاں اپنے مُطالبے پر اَڑے رہے اور بارات لے جانے سے منع کر دیا۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ اِس بوڑھے باپ نے دِل برداشتہ ہو کر خودکشی کر لی۔

دولہا والوں کے مالی مُطالبے رِشوت ہیں

دولہا والوں کا دلہن والوں سے مالی مُطالبے کرنا رِشوت کی ایک صورت اور حرام ہے۔ اگرچہ لڑکی کا باپ بے چارہ اپنی عزت بچانے اور اپنی بچی کو رُخصت کرنے کے لیے مجبوراً ڈیمانڈ پوری کر بھی دے مگر مانگنے والا گناہ گار ہے۔[1] ہمارے یہاں شادیوں میں دولہا والوں کی طرف سے مُطالبے کرنا عام ہو چکا ہے، کبھی دُلہن والوں سے AC کا مُطالبہ کیا جاتا ہے اور کبھی مکان دِلوانے کا "حالانکہ رہنے کے لیے مکان کا اِنتظام کرنا لڑکے پر واجب ہے۔"[2] آج کل لڑکی والے بے چارے مجبوراً لاکھوں کروڑوں کے مکانات دے رہے ہیں کہ ظاہر ہے لڑکیوں کی شادیاں کرنی ہیں اور لڑکیاں زیادہ پیدا ہو رہی ہیں۔ ہماری کتیانہ میمن بَرادری میں لڑکے والے لڑکی والوں سے مکان کا مُطالبہ نہیں کرتے بلکہ لڑکا خود مکان کا اِنتظام کرتا ہے لیکن ایک میمن بَرادری ایسی بھی ہے جس میں لڑکی والوں کو مکان دینا پڑتا ہے۔ اِس طرح کی چیزوں سے بے چارے سماجی اِدارے والے کُڑھتے ہیں جیسا کہ ابھی حال ہی میں میرے غریب خانے پر میمن بَرادری سے تعلق رکھنے والے ایک بڑے سَماجی اِدارے کے عہدے دار اور مختلف میمن بَرادریوں کے بڑے بڑے لوگ تشریف لائے تھے اور وہ بے چارے بھی اِس حوالے سے اپنی کُڑھن کا اِظہار کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ شادی پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں اور پھر کچھ ہی دِنوں میں طلاق ہو جاتی ہے یا پھر میاں بیوی یا ساس بہو کی آپس میں نہیں بنتی اور لڑکی میکے چلی جاتی

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۲۵۷ ماخوذاً۔

2 تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ۱/ ۲۸۳-۲۸۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ہے۔ اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت پر رحم فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سَماجی راہ نماؤں کے عملی میدان میں نہ آنے کی وجہ

سُوال: بہت سے لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ غَلَط رسموں نے شادی کو بڑا مشکل بنا دیا ہے مگر اِن رَسموں کو ختم کرنے کے لیے وہ عملی طور پر میدان میں نہیں آتے یہاں تک کہ اگر ان کے اپنے گھر کے کسی فرد کی شادی ہو تو وہ بھی ان رَسموں میں مبتلا نظر آتے ہیں، اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بہت سے لوگوں کی کُڑھن ہوتی ہے جیسا کہ میری کُڑھن ہے اور میں مَدَنی چینل کے ذَریعے اِس حوالے سے عرض کرتا رہتا ہوں لیکن اب میرے خاندان میں کچھ ایسا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ ظاہر ہے خاندان کا ہر ہر فرد بات ماننے پہ ضَروری نہیں ہے۔ اِسی طرح جو سَماجی اِداروں کے لیڈر ہوتے ہیں ان میں سے بعض واقعی دُکھی ہوتے ہیں اور انہیں اپنی قوم کا دَرد ہوتا ہے لیکن ان کے یہاں بھی اگر کوئی تقریب ہو گی تو بھلے یہ ناراض ہوں اور گھر میں بدمزگی ہو ان کی بات نہیں مانی جائے گی۔ یاد رہے! جوان اَولاد کے سامنے سَماجی اِدارے کا یہ بوڑھا بےچارہ کیا کرے؟ اگر کسی رَسم کو روکنے کی کوشش کرے گا تو یہی بدنام ہو گا۔ تو یوں بعض سماجی لیڈر بڑے دَرد والے ہوتے ہیں مگر ان بےچاروں کی گھر میں چلتی نہیں ہے۔ اگر کسی لڑکی کی شادی کرنی ہو اور سَماجی لیڈر یہ چاہے کہ بالکل سادگی سے ہو جائے تو لڑکے والے بولتے ہیں یہ رَسم بھی ہو گی اور وہ رَسم بھی ہو گی تو اب یہ بےچارہ کیا کرے؟ اگر جوان لڑکی بیٹھی رہے گی تو گناہوں کے دَروازے کھلیں گے اور پھر بہت سی خرابیاں ہوں گی اِس لیے بےچارہ سَماجی راہ نما نہ چاہتے ہوئے بھی رَسموں میں پھنس جاتا ہو گا اور پھر مُعاشرے میں اس کی بدنامی بھی ہوتی ہو گی کہ یہ بولتا یوں ہے اور کرتا یوں ہے۔ جو اِصلاح کی باتیں کریں ان کا مذاق اُڑانا اور ان پر تنقید کرنا یہ دِل آزار طریقہ ہے۔ جو بےچارے غَلَط رَسمیں ختم کرنے کا کہیں ہمیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور ان کے بارے میں یہ حُسنِ ظن رکھنا چاہیے کہ یہ مسلمان ہیں لہٰذا محض زبانی نہیں بلکہ دِل سے بولتے ہوں گے۔ اگر سَماجی راہ نما طلاق کے بارے میں بولے کہ آج کل طلاقیں زیادہ ہو رہی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے تو اب اگر ان کے خاندان میں کوئی طلاق ہو جائے تو ان کو بُرا بھلا بولنا ٹھیک نہیں ہے کہ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں

www.dawateislami.net

کہ گھر بنتا ہی نہیں ہے اور طلاق دینا ضَروری ہو جاتا ہے اِس لیے ان کے یہاں بھی طلاق ہو جاتی ہو گی۔

پُرانی قبر صاف کر کے اس میں کسی اور کو دَفن کرنا کیسا؟

سُوال: کیا پُرانی قبر صاف کر کے اس میں دوسرا جنازہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: دسمبر 2019 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 14 پر ہے: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے کِرام اِس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی شخص کا اپنے والد یا دادا کی قبر کھود کر اس میں کسی اور مُردے کو دفن کروانا یا اپنے جسم کو وہاں دفن کرنے کا کہنا کیسا ہے؟ شریعت کی روشنی میں اِس کا جواب عنایت فرمائیں؟ **جواب: مسلمان مَیِّت کی قبر کو بِلا ضَرورت کھودنا یا اس کی جگہ دوسری مَیِّت دفن کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے لٰہذا والد، دادا یا ان کے علاوہ کسی اور کی قبر خواہ کتنی پُرانی ہو جائے اسے کھود کر اس کی جگہ کسی دوسرے مُردے کو دفن کرنے کی شرعاً اِجازت نہیں ہے۔**[1] اَحادیثِ مُبارَکہ میں **مسلمان کی قبر پر بیٹھنے، اس پر چلنے،** اسے پاؤں سے روندنے اور اس سے **تکیہ یعنی ٹیک** لگانے کی بھی **سخت ممانعت** وارِد ہوئی ہے[2] جبکہ اسے برابر کر کے کھود ڈالنا تو اور زیادہ سخت اور **قبیح یعنی بُرا** ہے، **مسلمانوں کی قبروں کی توہین اور بے اَدَبی باعثِ گناہ و عذاب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں اللہ پاک کے رازوں کی توہین بھی ہے۔**

رَملہ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا رَملہ نام رکھ سکتے ہیں؟

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۳۸۵-۳۸۶ ملتقطاً۔

2 ...... قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا اور پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے قبرِستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہے اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن... الخ، ۱/ ۱۶۶۔ درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی اھداء ثواب القراۃ للنبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۳/ ۱۸۳) قبر کی بے حرمتی سے متعلق دو عبرت ناک فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (۱) مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النھی عن المشی... الخ، ۲/ ۲۴۹، حدیث: ۱۵۶۷) (۲) ایک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے، اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔ (مسلم، کتاب الجنائز، باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ، ص۳۷۵، حدیث: ۲۲۴۸)

www.dawateislami.net

جواب: رَملہ نام رکھ سکتے ہیں کہ کئی صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کا نام رَملہ ہے مگر بَرَکت تب ہی ملے گی کہ جب اس نیت سے نام رکھیں گے کہ اس میں صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ سے نسبت ہے۔ بہر حال اپنے بچوں کے نام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے نام پر رکھیں اور بچیوں کے نام صالحات، وَلِیّات اور نیک بیبیوں کے نام پر رکھیں کہ اس سے بَرَکت ہوتی ہے۔

اچھا گمان نہ بن پائے تو کیا کریں؟

سُوال: بعض اوقات آپس میں ایسی بات ہو جاتی ہے کہ اچھا گمان بن ہی نہیں پاتا تو اب کیا کریں؟

جواب: زبردستی اچھا گمان بنائیں اور جو بد گمانی پیدا ہو رہی ہو اسے زبان پر نہ لائیں ورنہ پھنسیں گے۔

کیا مسجد کے چندے میں حِصّہ ملانا اچھی بات ہے؟

سُوال: جب مسجد میں چندہ جمع ہو رہا ہوتا ہے تو میں اللہ پاک کے خوف سے اس میں کچھ نہ کچھ پیسے ڈال دیتا ہوں اور پھر جب مسجد سے باہر نکلتا ہوں تو دکانوں پر رکھے ہوئے عطیات کے گلوں میں بھی کچھ پیسے ڈال دیتا ہوں تو کیا یہ اچھی بات ہے؟

جواب: یہ بہت اچھی بات ہے اور اسے آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ میں اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے ڈالتا ہوں۔

مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شفقت (حکایت)

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اپنی اَولاد پر شفقت اور آپ کی فضیلت سے متعلق کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔ [1]

جواب: ایک دِن اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے پیارے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اِرشاد فرمایا: اے بیٹے! کیا تم میرے سامنے بیان نہیں کر سکتے جسے میں سُنوں؟ انہوں نے عرض کی: مجھے اِس بات سے شرم آتی ہے کہ میں آپ کو دیکھتے ہوئے بیان کروں۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ

---

1 یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سُنا تو صاحب زادے کی ہمت بڑھانے کے لیے ایسی جگہ جا کر بیٹھ گئے جہاں سے وہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو نہ دیکھ سکیں، پھر حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لوگوں میں بیان کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور دورانِ بیان حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ کو نظر نہیں آ رہے تھے مگر وہ بیان کی آواز سُن رہے تھے۔(1) حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ بن علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے بہت اچھا بیان کیا۔ اِس حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اگر کسی بڑے کے سامنے نیکی کی دعوت یا درس و بیان کرنا پڑے تو اللہ پاک کی رِضا کے لیے ہمیں ایسا کر لینا چاہیے اور اس وقت بڑوں کو چھوٹوں پر شفقت کرنی چاہیے۔

سلسلۂ قادریہ کے پیشوا

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، جنّتی صحابی اور اہلِ بیتِ مصطفٰے کے ایک فرد ہیں۔ نیز آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قادریوں کے پیشوا بھی ہیں، جی ہاں! قادری سلسلہ حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے چلا ہے کہ حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیرانِ عِظام کا سِلسلہ حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچتا ہے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سِلسلہ ہمارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک، ہم بھی اِسی سلسلے سے وابستہ ہیں اور حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نسبت سے قادری کہلاتے ہیں۔

مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان بزبانِ محبوبِ رحمٰن

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ❁ میں عِلم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔(2) ❁ بے شک اللہ پاک نے مجھے چار لوگوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، ان میں سے ایک علی بھی ہیں۔(3) ❁ میں جس کا مولیٰ (یعنی مددگار یا دوست) ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔(4)

---

1 ...... طبقات ابن سعد، الحسن بن علی، ذکر ما علم النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الحسن رحمہ اللہ من الدعاء، ۲/۳۶۷، رقم: ۱۳۷۳۔ تفسیر در منثور، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۳۴، ۲/۱۸۰۔

2 ...... معجم کبیر، مجاھد عن ابن عباس، ۱۱/۵۵، حدیث: ۱۱۰۶۱۔

3 ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۴۰۰، حدیث: ۳۷۳۹۔

4 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳۔

مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا مختصر تعارف

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا مُبارَک نام علی اور لقب اَسَدُ اللہ یعنی شیرِ خُدا ہے۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے وِصالِ باکمال کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ بنے۔ سن 40 ہجری میں 17 یا 19 رَمَضانُ المبارک کو فجر کی نماز میں ایک شخص (عبدُ الرحمٰن ابنِ مُلْجَم) نے حملہ کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سخت زخمی ہو گئے اور 21 رَمَضانُ المبارک اتوار کی رات اپنی زندگی کے 63 سال گزار کر شہید ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی نمازِ جنازہ آپ کے بڑے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے پڑھائی۔ مشہور ہے کہ آپ کی قبر مُبارَک عراق شریف کے شہر نَجفِ اَشرف میں ہے۔[2]

حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی وِلادت کب ہوئی؟

سُوال: حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی وِلادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی وِلادت پہلی رَمَضانُ المبارک (470 ہجری) میں جیلان شہر میں ہوئی۔[3]

بچپن ہی میں عِلمِ دِین حاصل کرنے کا شوق (حکایت)

سُوال: غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کا کوئی واقعہ سنا دیجئے۔ (ایک بچّی کا سُوال)

جواب: حضور غوثِ اعظم سَیِّد شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: جب میں چھوٹا تھا تو حج کے دِنوں میں مجھے جنگل جانا پڑا وہاں میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چلنے لگا جیسے بچے عام طور پر اِس طرح کرتے ہیں۔ اُس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: اے عبدُ القادر! تمہیں اِس قسم کے کاموں کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر گھر واپس آ گیا اور اَمّی جان سے عرض کی: اَمّی جان! آپ مجھے مکمل طور پر راہِ خُدا میں بغداد جانے دیں تاکہ میں وہاں جا کر عِلمِ دِین حاصل کروں اور نیک بندوں کو دیکھ سکوں۔ اَمّی جان نے مجھ سے اِس کی وجہ پوچھی تو میں نے بیل والا واقعہ سُنا دیا۔ یہ سُن کر اَمّی جان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میرے اَبّو جان کے مال سے جو میرا حصّہ تھا وہ میرے پاس لے آئیں یعنی 80 سونے کے سِکّے،

---

1 …… مراٰۃُ المناجیح، ۸/ ۴۱۲۔ 2 …… مراٰۃُ المناجیح، ۱/ ۹۷۔ 3 …… بھجۃُ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ، ص ۱۷۲۔

www.dawateislami.net

میں نے ان میں سے 40 سونے کے سِکّے لے لیے اور باقی 40 اپنے بھائی کے لیے چھوڑ دیئے۔ اَمّی جان نے اِس رقم کو میری قمیص میں سی دیا اور بغداد جانے کی اِجازت دیتے ہوئے مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا: بیٹا میں تجھے اللہ پاک کی رِضا کے لیے خود سے دُور کر رہی ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ قیامت کے دِن ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔[1]

اِس حکایت سے پتا چلا کہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بچپن ہی میں علمِ دِین حاصل کرنے کا شوق ہو گیا تھا، اِسی وجہ سے عِلمِ دِین حاصل کرنے کے لیے اپنی اَمّی جان سے اِجازت لی اور اَمّی جان نے بھی زندگی بھر کے لیے راہِ خُدا میں سفر کرنے کی اِجازت دے دی۔ یہ ایک ایسا سچا واقعہ ہے جس میں ہر ماں اور ہر بچے کے لیے بہترین دَرس ہے۔ ہمیں بھی علمِ دِین حاصل کرنا چاہیے۔

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصویر کی حقیقت

سُوال: بعض لوگوں نے اپنے گھروں میں ایک خاص منظر پر مشتمل تصویر لگائی ہوتی ہے جس کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ یہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت ہے، اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟ (عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں موجود اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: بعض لوگ اپنے گھروں میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصویر لگاتے ہیں حالانکہ وہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصویر نہیں ہے کیونکہ اس وقت تک کیمرہ ہی اِیجاد نہیں ہوا تھا تو پھر یہ تصویر کس نے بنائی اور کہاں سے آئی؟ وہ ایک نقلی تصویر ہے جس میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی داڑھی بھی چھوٹی دِکھائی گئی ہے۔ میں نے بھی بازار میں وہ تصویر دیکھی ہے اسے دُکانوں پر فریم کر کے رکھا جاتا ہے۔ عوام ایسی چیزیں گھروں اور دکانوں میں لگاتے ہیں، عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام اور پڑھے لکھے سمجھ دار لوگ یہ تصویر اپنے گھروں میں نہیں لگاتے۔ یاد رکھیے! جاندار کی تصویر حرام ہے اور پھر مَعَاذَ اللہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف منسوب جھوٹی تصویر لگانا تو اور بھی سخت ہے۔ اس تصویر میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس میں بعض لوگوں کی رانیں اور گھٹنے کھلے ہوئے دِکھائے گئے ہیں۔ لوگ اس تصویر پر پھولوں کے

1 ...... بهجة الاسرار، ذکر طریقه رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ص ۱۶۷-۱۶۸۔

ہار ڈالتے ہیں اور اس کے قریب اگربتیاں جَلاتے ہیں حالانکہ ہمارا اِسلام ان سب چیزوں سے منع کرتا ہے۔ یہ سب کاروباری لوگوں کی کارستانیاں ہیں، لوگ ان سے یہ تصویر خریدتے رہتے ہیں اور وہ بیچتے رہتے ہیں اگر لوگ خریدنا چھوڑ دیں گے تو وہ بیچنا بھی چھوڑ دیں گے۔

میں نے تصویر کو حرام بولا ہے لہٰذا ہو سکتا ہے مَدَنی چینل پر دیکھنے والے کہیں کہ خود کی تو مَدَنی چینل پر تصویر آ رہی ہے اور ہمیں بولتا ہے کہ تصویر حرام ہے۔ اِس حوالے سے عرض ہے کہ مَدَنی چینل پر آنے والی تصویر ڈیجیٹل فوٹو یعنی عکس اور شعاعیں ہیں جو کہ جائز ہے۔[1] وہ فوٹو جو پرنٹ آؤٹ کیا ہوا ہو وہ جائز نہیں ہے۔ ہاں! بعض ضرورتوں کے تحت عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے اس کی اِجازت دی ہوئی ہے جیسے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کی تصویر کہ کوئی کام ہو تو شناختی کارڈ کی کاپی دینا پڑتی ہے۔[2]

بد نگاہی سے بچنے کا طریقہ

سُوال: بد نگاہی کی عادت نہیں جاتی اس سے بچنے کا کوئی طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: بد نگاہی سے بچنے کے لیے خود کو ڈرانا ہو گا اور یہ ذہن بنانا ہو گا کہ جو اپنی نظر کو حرام سے بھرے گا یعنی بد نگاہی کرے گا قیامت کے دِن اللہ پاک اس کی آنکھ میں آگ بھر دے گا۔[3] پھر یہ غور کریں کہ یہاں دُنیا میں آگ کے بجائے مِرچ کا ایک ذرّہ یا معمولی سا تِنکا آنکھ میں پڑ جائے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ بھی غور کریں کہ بد نگاہی کرنے کی وجہ سے اگر میری آنکھ میں ڈِرل مشین چلا دی گئی تو کتنی تکلیف ہو گی؟ واقعی اگر آدمی یہ سوچے تو ڈر جائے، لیکن خدا کی قسم! بد نگاہی کے جُرم میں اللہ پاک کی ناراضی کی وجہ سے جو آگ قیامت کے دِن آنکھوں میں بھری جائے گی وہ ایسی کروڑوں ڈرل مشینوں سے بڑھ کر تکلیف دے گی اُس تکلیف کا اِس دُنیاوی تکلیف سے کوئی مُقابلہ ہی نہیں ہو سکتا۔

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه سے ایک رِوایت یہ بھی منقول ہے کہ جو بد نگاہی کرے گا اس کی آنکھ میں آگ کی سَلائیاں پھیری جائیں گی۔[4] ذرا تَصَوُّر کیجیے! وہ سَلائیاں کیسی خوفناک ہوں گی، یہاں اگر ذرا سا سُرمہ تیز ہو

---

1 ... T.V اور مووی، ص ۲۴۔ 2 ... فتاویٰ نعیمیہ، ص ۳۴۶ تا ۳۴۸ ملخصاً۔ 3 ... مکاشفۃ القلوب، الباب الاول فی بیان الخوف، ص ۱۰۔

4 بحر الدموع، الفصل السابع والعشرون مواہقات الزنی وعواقبہ، ص ۱۷۱، حدیث: ۸۳۔

www.dawateislami.net

جائے تو آنکھوں سے پانی نکل آتا ہے ، تھوڑی ہوا چلے اور دھول اُڑ کر آنکھ میں چلی جائے تو بے چینی ہو جاتی ہے ۔ آنکھوں میں آگ کی سلائی کون برداشت کر سکتا ہے ؟ گناہوں بھرے چینلز دیکھنے والے ، فلموں ڈراموں کے شیدائی ، بے پردہ عورتوں کو تکنے والے اور اس طرح کے فحش مَناظر میں گم رہنے والے غور کریں کہ کہیں انہیں رَب کی ناراضی کی صورت میں عذاب میں مبتلا نہ کر دیا جائے ۔ اللہ کریم ہم سب کو مُعاف فرمائے اور آنکھوں کی حفاظت بھی نصیب کرے ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھیے قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

شاعر کہہ رہا ہے : اگر دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھو شاہی محل کا نظارہ مدینے کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے ۔

کیا ہم کام نہ ہونے پر عامل سے بکرا واپس لے سکتے ہیں ؟

سُوال : اگر کسی گھر میں آسیب یا سایہ ہو یا کسی نے کوئی جادو کروا دیا ہو تو عامل لوگ کہتے ہیں کہ بکرا لے آؤ کام ہو جائے گا ، اِس حوالے سے پوچھنا یہ ہے کہ اگر ہمارا کام نہ ہو تو ہم عامل سے بکرا واپس لے سکتے ہیں ؟

جواب : آپ اس سے بکرا واپس لے کر تو دِکھائیں ! اگر کچھ کر دیا تو بھینسا دینا پڑے گا ۔ عامل اِس طرح بولتے بھی نہیں ہیں کہ مجھے بکرا لا کر دو بلکہ یہ بولتے ہیں کہ قبرِستان میں آدھی رات کو بکرا ذبح کرنا اور اسے چھوڑ کر بھاگ جانا اور پلٹ کر بھی نہیں دیکھنا ! آپ گھبرا کر بولیں گے کہ میں یہ کیسے کروں گا ؟ جواب ملے گا کہ ” ٹھیک ہے میں آدمی بھیج دیتا ہوں وہ یہ کام کر لے گا ۔ “ اِس کے بعد آپ کا بکرا قبرستان جاتا ہے یا عامل کے پیٹ میں ؟ یہ کس نے جا کر دیکھا ہے ؟

بعض عامل بھینس بھی مانگتے ہیں ۔ عاملوں کے مختلف اَنداز ہوتے ہیں لہٰذا ان کے چکروں میں پڑنے کے بجائے دعوتِ اسلامی کی مجلس ” تعویذاتِ عطّاریہ “ کے بستے پر تشریف لائیں کہ یہ کوئی پائی پیسا نہیں لیتے فِیْ سَبِیْلِ اللہ خدمت کرتے ہیں ۔

بچوں کی انگوٹھا چُوسنے کی عادت کیسے نکالی جائے ؟

سُوال : بعض بچوں میں انگوٹھا چُوسنے کی عادت ہوتی ہے ، اگر ان کے منہ سے انگوٹھا نکالیں تو رونے لگتے ہیں ان کی یہ

www.dawateislami.net

عادت اتنی پختہ ہوتی ہے کہ اگر نیند میں بھی انگوٹھا نکالا جائے تو رونے لگتے ہیں، اس عادت کی وجہ سے ان کا چہرہ خراب ہو جاتا ہے اور دانت باہر آنے لگتے ہیں، آپ یہ اِرشاد فرمایئے کہ بچوں کی یہ عادت چھڑوانے کے لیے سختی کرنا دُرست ہے یا نہیں؟ نیز یہ عادت چھڑوانے کا کوئی طریقہ ہو تو وہ بھی بیان فرما دیجیے۔

(عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں موجود اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: میڈیکل اسٹور پر اس کی دوا ملتی ہے جسے بچے کی انگلیوں پر لگایا جاتا ہے اور یہ ایسی بد ذائقہ ہوتی ہے کہ جب بچہ اپنی انگلی منہ میں لیتا ہے تو اس کا سارا منہ خراب ہو جاتا ہے پھر دوبارہ وہ ایسا نہیں کرتا۔ یہ بھی پتا چلا ہے کہ ایک بچے کی انگوٹھا چُوسنے کی عادت اتنی پختہ تھی کہ جب اس کی انگلیوں پر دوائی لگائی گئی تو اس نے وہ دوائی بھی چُوس لی۔ انگوٹھا چُوسنے کی عادت چھڑانے کے لیے بچے کی انگلیوں پر کوئی ایسی بے ضرر چیز لگا دی جائے جو اسے پسند نہ ہو جیسے اگر وہ شوربا نہیں کھاتا تو وہ لگا دیا جائے یا کوئی ایسی چکنی چیز لگا دی جائے جسے چُوسنے میں اس کو مزہ نہ آئے۔ اِس بات کا بھی اِمکان ہے کہ بچہ کچھ لگانے ہی نہ دے اور چیخنا چلانا شروع کر دے تو بہتر یہی ہے کہ اس کو شروع سے ہی کنٹرول کیا جائے کہ جب یہ چھوٹا ہو گا تو سنبھالنا ممکن ہو گا ورنہ بڑا ہونے کے بعد قابو کرنا مشکل ہے۔

بعض بڑوں کی بھی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ منہ میں انگوٹھا ڈال کر رکھتے ہیں یا ناخن کھا رہے ہوتے ہیں، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ بچپن سے ہی ان کی یہ عادت پڑی ہوتی ہے اور ان کے والد صاحب انہیں اس عادت سے روکنے میں ناکام رہے ہوں گے اور اب ان کو دیکھا دیکھی ان کے بچے بھی ناخن کھانے لگتے ہیں۔ یاد رکھیے! ناخن کھانے سے بَرص یعنی سفید داغ کا بھی اندیشہ ہے۔[1]

سب سے بڑی بد نصیبی

سُوال: پیارے پیر و مرشد! تفسیر صراط الجنان کی پانچویں جلد میں لکھا ہے: سب سے بڑی بد نصیبی دِل کی غفلت ہے اور سب سے بڑی خوش نصیبی دِل کی بیداری ہے، دِل کی غفلت اور دِل کی بیداری سے کیا مُراد ہے؟

---

1 ..... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار... الخ، ۵/۳۵۸۔

www.dawateislami.net

جواب: غفلت واقعی بہت بُری آفت ہے، یہ گناہوں میں بھی ڈالتی ہے اور بعض اوقات بندے کو کُفر میں بھی جا دھکیلتی ہے لہٰذا غفلت اچھی چیز نہیں ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ ہر صورت میں غفلت سے گناہ نہیں ہوتا۔

عِدَّت کا شُمار اسلامی مہینوں سے ہو گا یا انگریزی مہینوں سے؟

سُوال: جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اُس کی عِدَّت کا حساب انگریزی مہینوں سے کیا جائے یا اسلامی مہینوں سے ؟

جواب: جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عِدَّت اسلامی مہینوں کے حساب سے چار ماہ دَس دِن ہے[1] البتہ اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عِدَّت حمل پورا ہونے تک ہے یعنی جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہو گا اس کی عِدَّت پوری ہو جائے گی اگرچہ ایک ہی دِن میں پیدا ہو جائے۔[2]

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر مہینے کے دَرمیان میں اِنتقال ہوتا ہے تو 130 دِن پورے کرنے ہوں گے جیسے مہینے کے دوسرے تیسرے یا پانچویں دِن انتقال ہوا تو 130 دِن پورے کرے اور اگر مہینے کی پہلی تاریخ کو اِنتقال ہوا ہے تو اب چاند کا لحاظ ہو گا لہٰذا اب چاند کے حساب سے چار مہینے گزارنا ہوں گے اور پھر اس کے بعد مزید دس دِن۔[3]

---

1 ... پ ۲، البقرۃ: ۲۳۴۔ بہارِ شریعت، ۲/ ۲۳۷-۲۳۸، حصہ: ۸۔

2 ... پ ۲۸، الطلاق: ۴۔ بہارِ شریعت، ۲/ ۲۳۸، حصہ: ۸۔

3 ... بہارِ شریعت، ۲/ ۲۳۸، حصہ: ۸۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شفقت (حکایت)	9
نزع میں آسانی کا وظیفہ	1	سلسلۂ قادریہ کے پیشوا	10
قناعت کسے کہتے ہیں؟	2	مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان بزبانِ محبوبِ رحمٰن	10
اگر تم قناعت کرتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا (حکایت)	3	مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف	11
حسد کا علاج	4	حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وِلادت کب ہوئی؟	11
نکاح مہنگا ہونے کی وُجوہات	4	بچپن ہی میں علمِ دین حاصل کرنے کا شوق (حکایت)	11
امیرِ اہلِ سنّت کا نکاح اور ولیمہ	5	غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصویر کی حقیقت	12
بوڑھے باپ کی پنکھے سے لٹکی ہوئی لاش (عبرتناک واقعہ)	5	بدنگاہی سے بچنے کا طریقہ	13
دولہا والوں کے مالی مُطالبے رِشوت ہیں	6	کیا ہم کام نہ ہونے پر عامل سے بکرا واپس لے سکتے ہیں؟	14
سماجی راہنماؤں کے عملی میدان میں نہ آنے کی وجہ	7	بچوں کی انگوٹھا چُوسنے کی عادت کیسے نکالی جائے؟	14
پُرانی قبر صاف کر کے اس میں کسی اور کو دفن کرنا کیسا؟	8	سب سے بڑی بدنصیبی	15
رَملہ نام رکھنا کیسا؟	8	عِدّت کا شُمار اسلامی مہینوں سے ہوگا یا انگریزی مہینوں سے؟	16
اچھا گمان نہ بن پائے تو کیا کریں؟	9	ماخذ و مراجع	18
کیا مسجد کے چندے میں حِصّہ ملانا اچھی بات ہے؟	9	❀❀❀	❀

ماخذو مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
مستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الھاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
التعریفات	سید شریف علی بن محمد بن علی الجرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
بھجۃ الاسرار	ابو الحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
حاشیۃ الطحطاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	کراچی
تنویر الابصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفہ بیروت
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاوی نعیمیہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ادارہ کتب اسلامیہ لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
T.V اور مووی	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net